شش ماہی علوم السنہ
شعبہ حدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

دلائل النبوۃ لابی نعیم اصفہانی کے منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Methodology and Style of Abu Na'im Isfahani's Dalail-Ul-Nubuwwah

Muhammad Saqib Raza*
M.Phil Scholar Riphah International University Faisalabad Campus
Email: saqibattari630@gmail.com

Muhammad Ishfaq
Lecturer Riphah International University Faisalabad Campus
Email: muhammad.ishfaq@riphahfsd.edu.pk

Abstract
Imam Abu Nu'aym Ahmad ibn 'Abdullah al-Isfahani (d. 430 AH) was a prominent scholar of the fifth century Hijrah, known for his expertise in tafsir, hadith, and fiqh. Among his numerous scholarly contributions, Dala'il al-Nubuwwah occupies a central place in the genre of prophetic biography (sīrah), wherein he systematically compiles evidences of the Prophethood of the Holy Prophet Muhammad ﷺ in a traditional hadith-based framework. This article aims to explore the methodological framework and scholarly approach adopted by Imam Abu Nu'aym in this work. Through a thematic analysis of the text, the study outlines seven core principles that characterize his method, reflecting both his scholarly precision and commitment to traditional hadith sciences. Given the wide scholarly acceptance of Dala'il al-Nubuwwah, this research seeks to underscore its significance within early Islamic historiography and its continued relevance for contemporary studies in hadith and sīrah literature.

Keywords: Abu Nu'aym al-Isfahani, Dala'il al-Nubuwwah, Prophetic Biography (Sīrah), Islamic Historiography, Islamic Scholarship, Tafsir, Hadith, Fiqh Studies

تعارف:

دلائل کا لغوی معنیٰ ہے وہ چیز جو رہنمائی کرے اور جس کے ذریعے کسی بات کی وضاحت یا ثبوت پیش کیا جائے۔ اصطلاح میں دلیل وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے کسی موضوع یا حقیقت کو ثابت یا واضح کیا جاتا ہے۔ علمی و فقہی مباحث میں دلائل کی اہمیت بے حد ہے کیونکہ وہ دین، شریعت اور عقیدہ کے استدلالی پہلوؤں کو واضح کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں امام حافظ ابو نعیم اصفہانی نے اپنی کتاب "دلائل النبوۃ "میں دلائلِ نبوت کے موضوع پر جامع اور مستند تحقیق پیش کی ہے۔

حافظ ابو نعیم نہ صرف ایک عظیم محدث اور محقق تھے بلکہ ان کی علمی قابلیت، حافظہ کی قوت اور اسلوب کی نفاست نے ان کو دورِ خود میں ممتاز مقام دیا۔ ان کی کتاب میں دلائل کی تشریح و توضیح، سند کے ساتھ مستند روایات کی نقل اور قرآنی آیات کی مناسبت سے

---

* Email of corresponding author: saqibattari630@gmail.com

موضوع کی گہرائی میں جانے کا انداز قابلِ تحسین ہے۔ ان کے اسلوب میں ہر فصل کے موضوع کے مطابق قرآنی آیات کی بنیاد پر بحث کی گئی ہے اور روایت کی مکمل شرح بیان کی گئی ہے، جو قاری کو نہ صرف دلائل کے مفہوم سے روشناس کراتی ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت کو بھی واضح کرتی ہے۔ یہ مقالہ حافظ ابو نعیم کے دلائل النبوۃ کے منہج و اسلوب کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں ان کے علمی معیار، بیان کی ترتیب اور استدلال کی روشنی میں ان کی تحریر کا تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ قاری کو اس کتاب کی اہمیت اور علمی روشنی کا اندازہ ہو سکے۔

لفظ "دلائل" کا مفہوم:

لفظ "دلائل" جمع ہے "دلیل" کی۔ جس کا لغوی معنیٰ ہے رہنمائی کرنے والا۔

التعریفات میں علامہ علی بن محمد جرجانی فرماتے ہیں:

"الدليل: في اللغة هو المرشد، وما به الإرشاد[1]"

دلیل کا لغوی معنیٰ ہے رہنمائی کرنے والا اور جس کے ذریعے رہنمائی کی جائے۔

جبکہ اصطلاحی معنیٰ درج ذیل ہے:

"هو الذي يلزم من العلم به العلم بشيء آخر[2]"

وہ جس کے جاننے سے کسی دوسری چیز کا جاننا لازم آئے۔

جبکہ حافظ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

"الدَّلِيلُ: مَا يُؤَدِّي إِلَى إِدْرَاكِ الْمَطْلُوبِ[3]"

دلیل وہ چیز ہے جو مطلوب کے ادراک تک پہنچائے۔

حافظ ابو نعیم کا تعارف:

آپ کا نام و نسب کچھ یوں ہے: حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران، مہرانی، اصفہانی۔ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ماہِ رجب ۳۳۶ھ کو ایران کے مشہور شہر اصفہان میں پیدا ہوئے۔ کم عمری ہی میں لیاقت و صلاحیت نمایاں تھی اور ہونہاری کے آثار پیدا تھے۔ رب تعالیٰ نے قوتِ حافظہ، ذکاوتِ ذہن اور غیر معمولی فہم و ادراک کی دولت گراں بہا ودیعت فرمائی تھی۔ ابتداءً امام ابو نعیم نے علماء و محدثین کی محافل و مجالس میں حاضر ہونا اور سماعِ حدیث شروع کر دیا تھا۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ علماء و محدثینِ عصر میں ان کے چرچے ہونے لگے اور بلاد و امصارِ اسلام میں عام شہرہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ حافظ ذہبی نے ذکر کیا:

"أجاز له مشايخ الدنيا سنة نيف وأربعين وثلاثمائة وله ست سنين[4]"

یعنی محدثینِ عالم نے آپ کو ۳۴۰ھ کم و بیش میں روایتِ حدیث کی اجازت عنایت فرمائی حالانکہ آپ کی عمر مبارک اس وقت صرف چھ سال تھی۔

امام ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں فرماتے ہیں:

"طائفة تفرد في الدنيا بإجازتهم[5]"

اتنے عظیم گروہ نے انہیں اجازتِ روایت عطا فرمائی کہ وہ اس حیثیت سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔

تکمیلِ علوم و فنون کے بعد ابو نعیم ہمیشہ تعلیم و تدریس اور تحریر و تصنیف میں ہمہ تن مصروف و مشغول رہے۔ امام ابو نعیم اوائل عمر ہی سے طلبِ علم میں چل پڑے تھے اور بہت جلد تکمیلِ علم کرلی تھی۔ آپ ان محدود چند علماء میں سے ہیں جن کے شیوخ بھی بہت ہیں اور ان شیوخ سے ان کی ملاقات بھی کثرت سے ہے۔ ابو نعیم نے جن محدثین سے سماعِ حدیث کیا ان میں سے بعض کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں:

احمد بن معبد السمسار، احمد بن بندار العشار، عبد اللہ بن حسن بن بندار، ابو بکر بن ہیثم، ابو بکر بن خلاد النصیبی، حبیب القزار، معمر ابی محمد بن فارس، ابواحمد العسال، احمد بن محمد القصار، ابو بکر الجعابی، ابو بکر الآجری، ابو علی بن صواف، عبد اللہ بن جعفر حابری، ابوبحر بن کوثر، ابوالقاسم طبرانی، ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی الغرائم کوفی، احمد بن حسن، فاروق الخطابی، ابوالشیخ بن حیان اور اس کے علاوہ خراسان اور عراق کے کثیر مشائخ کرام ہیں۔[6]

ابو نعیم کے ہاں طلبائے حدیث کی کثرت تھی۔ لاتعداد حضرات کے اسماء تذکروں میں ملتے ہیں جو ان کے تلامذہ میں شامل تھے۔ جن میں سے چند مشہور اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں:

کوشیار بن لیالیر وزالجیلی، ابو بکر بن علی الہدانی، ابو بکر الخطیب، ابو علی الوخشی، ابوصالح المؤذن، ابو بکر محمد بن ابراہیم المستملی، سلیمان بن ابراہیم حافظ، ہبۃ اللہ بن محمد شیرازی، یوسف بن حسن تفکری، عبد السلام بن احمد القاضی، محمد بن عبد الجبار، ابوسعد محمد بن محمد المطرز، محمد بن عبد الواحد بن محمد الصحاف[7]

حافظ ابو نعیم کا محدثین کے نزدیک روایتِ حدیث میں کتنا بلند مقام و مرتبہ تھا اس کا اندازہ محدثین کے کلام سے لگایا جا سکتا ہے۔ ہم ذیل میں چند مشہور محدثین کی آراء پیش کرتے ہیں۔ امام شمس الدین ذہبی خطیب بغدادی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"لَمْ أرَ أحداً أُطْلِقُ عَلَيْهِ اسْمُ الحِفْظِ غَيْرَ رَجُلَيْنِ: أَبُو نُعَيْمٍ الأَصْبَهَانِيّ وَأَبُو حَازِمٍ العَبْدُوِيي[8] "

میں نے حافظ ابو نعیم اصفہانی اور ابو حازم عبدوی کے علاوہ کوئی شخص نہیں دیکھا جس پر لفظِ "حفظ" کا اطلاق ہو سکے۔

یہی امام ذہبی حافظ علی بن مفضل کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"لَمْ يُصَنِّف مِثْلُ كِتَابهُ (حِلْيَة الأَوْلِيَاءِ)[9]"

حافظ ابو نعیم اصفہانی کی کتاب حلیۃ الاولیاء جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔

یہی امام شمس الدین ذہبی امام احمد بن محمد بن مردویہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ فِي وَقتِهِ مرحُولاً إِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ فِي أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ أَسندُ وَلَا أَحفظُ مِنْهُ، كَانَ حُفَّاظُ الدُّنْيَا قَدِ اجتمعُوا عِنْدَهُ، فَكَانَ كُلّ يَوْم نَوْبَة وَاحِد مِنْهُم يقرأُ مَا يُرِيْدُهُ إِلَى قَرِيْب الظُّهر، فَإِذَا قَامَ إِلَى دَاره، رُبَّمَا كَانَ يُقْرَأ عَلَيْهِ فِي الطَّرِيْق جُزءٌ، وَكَانَ لَا يَضْجَرُ، لَمْ يَكُنْ لَهُ غَدَاءٌ سِوَى التَّصْنِيف وَالتَّسْمِيع[10]"

امام ابو نعیم اصفہانی اپنے دور کے مرجعِ خلائق تھے۔ دنیا میں ان سے زیادہ کوئی حافظ تھا نہ کوئی مستند۔ دنیا بھر کے حافظانِ حدیث کا ان کے پاس اجتماع رہتا تھا۔ ان کی غذا ہی سماعِ حدیث و تالیفِ حدیث تھی الخ۔

امام ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی (م: ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

"الْحَافِظُ الْكَبِيرُ ذُو التَّصَانِيفِ الْمُفِيدَةِ الْكَثِيرَةِ الشَّهِيرَةِ[11]"

امام ابو نعیم اصفہانی حافظ کبیر، مفید کثیر اور مشہور تصانیف فرمانے والے۔

امام ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابراہیم ابن خلکان (م: ۶۸۱ھ) فرماتے ہیں:

" كان من الأعلام المحدثين، وأكابر الحفاظ الثقات، أخذ عن الأفاضل، وأخذوا عنه، وانتفعوا به[12]"

حافظ ابو نعیم اصفہانی جلیل القدر محدثین اور اکابر ثقہ حفاظ میں سے تھے۔ انہوں نے فاضل علماء سے علم پڑھا اور ان سے پڑھنے والے بھی فاضل تھے اور ان پر متفق تھے اور ان سے نفع حاصل کیا۔

حافظ ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے 94 سال کی طویل عمر پائی۔ چند ابتدائی سالوں کے علاوہ پوری زندگی درس و تدریس اور تالیف و تصنیف میں بسر کی۔ دنیائے اسلام کی یہ عظیم شخصیت ۴۳۰ھ ماہِ محرم الحرام بروز پیر اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔ لیکن اپنی یادیں ہمیشہ کیلئے قلوبِ اہلِ اسلام میں چھوڑ گئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

دلائل النبوۃ لابی نعیم کے منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ:

امام ابو نعیم اصفہانی نے اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" میں انتہائی وقیع اسلوب اختیار کیا ہے۔ ہم ذیل میں امام ابو نعیم کے اسلوب کو چند نکات کی صورت میں بیان کرتے ہیں:

۱۔ امام ابو نعیم نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں لفظ "دلائل النبوۃ" کے مفردات (دلائل اور نبوت) میں سے ہر ایک لفظ کی مکمل تفصیل کے ساتھ تحقیق کی ہے جیسا کہ دونوں الفاظ کی علیحدہ علیحدہ لغوی اور اصطلاحی معانی، دونوں الفاظ کے اطلاقات، دونوں الفاظ کے مفاہیم میں وسعت وغیرہ۔ چنانچہ آپ نے ذکر فرمایا:

"فالنبوة سفارة العبد بين الله تعالىٰ و بين الألباب من خليقته و لهذا توصف أبداً بالرسالة والبعثة"[13]

ترجمہ: نبوت اللہ تعالیٰ اور ذی عقل مخلوق کے درمیان سفارت کا نام ہے اسی لئے اس کو پیغام بری اور بعثت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اسی صفحے پر فرمایا:

"و معنىَ النبيّ هو ذوالنبأ والخبرأى يكون مخبراً عن الله عزوجل بما خصّه به من الوحى و قيل:انها مشتقة من "النبوة" التّى هى المكان المرتفع من الأرض و هو أن يخصّ بضرب من الرفعة فجعل سفيرا بين الله و بين خلقه يعنى بذلك وصفه بالشرف والرفعة[14] "

ترجمہ: لفظ نبی نبأ سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے خبر اور نبی اللہ تعالیٰ سے بذریعۂ وحی علم حاصل کر کے اہلِ جہان کو خبر عطا کرنے والا ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لفظ نبی نبوۃ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے جائے بلند اور نبی واقعتاً رفعت کی اعلیٰ ترقسم سے سرفراز ہوتا ہے اور اسے اللہ اور مخلوق کے مابین سفیر بنایا جاتا ہے۔

۲۔امام ابو نعیم اصفہانی فصل کا عنوان قائم کرکے اسی کی مناسبت سے قرآنی آیت بھی ذکر کردیتے ہیں جیسا کہ فصل کا عنوان قائم فرمایا:

"الفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي ذِكْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ فَضْلِهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِعْثَتَهُ لِلْعَالَمِينَ رَحْمَةً[15]"

پھر اسی کی مناسبت سے قرآنی آیت ذکر فرمائی درج ذیل ہے:

" فَقَالَ:{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ}[16]"

اسی طرح فصل کا عنوان قائم فرمایا:

" فَأَمَّنَ أَعْدَاءَهُ مِنَ الْعَذَابِ مُدَّةَ حَيَاتِهِ عليه السلام[17] "

پھر اسی کی تائید میں قرآنی آیت ذکر فرمائی، جو کہ درج ذیل ہے:

" وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ}فَلَمْ يُعَذِّبْهُمْ مَعَ اسْتِعْجَالِهِمْ إِيَّاهُ تَحْقِيقًا لِمَا نَعَتَهُ بِهِ"

رب تعالیٰ کے اس فرمانِ مقدس کے پیشِ نظر کہ "اللہ پاک کی شان نہیں کہ وہ ان کو عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان کے درمیان جلوہ فرما ہوں" تو رب تعالیٰ نے ان کو عذاب نہیں دیا باوجود اس کے کہ وہ لوگ عذاب میں جلدی چاہتے تھے۔

۳۔امام ابو نعیم اصفہانی اپنی سند کیساتھ کوئی روایت ذکر کرنے کے بعد بعض مقامات پر اس کی شرح بھی مکمل تفصیل کے ساتھ فرماتے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ کا نعمتِ خداوندی ہونے کی روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" وَمِنْ فَضَائِلِهِ: إِخْبَارُ اللَّهِ عز وجل عَنْ إِجْلَالِ قَدْرِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وسلم، وَتَبْجِيلِهِ، وَتَعْظِيمِهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ مَا خَاطَبَهُ فِي كِتَابِهِ، وَلَا أَخْبَرَ عَنْهُ إِلَّا بِالْكِنَايَةِ الَّتِي هِيَ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ الَّتِي لَا أَجَلَّ مِنْهَا فَخْرًا، وَلَا أَعْظَمَ خَطَرًا، وَخَاطَبَ غَيْرَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَقَوْمِهِمْ، وَأَخْبَرَ عَنْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْهُمْ بِالْكِنَايَةِ الَّتِي هِيَ غَايَةُ الْمَرْتَبَةِ،[18]"

نبی کریم ﷺ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تعظیم و تبجیل کا خود حکم ارشاد فرمایا، وہ اس طرح کہ رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں بھی اپنے محبوب ﷺ کو مخاطب فرمایا تو نبوت ورسالت والے وصف سے مخاطب فرمایا جو کہ انتہائی جلیل القدر اور عظیم الشان منقبت ہے جبکہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام اور ان کے اقوام کو ان کا نام لے کر مخاطب فرمایا اور نبوت ورسالت والے وصف سے مخاطب نہیں کیا جو کہ غایتِ مرتبت ہے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا مخلوق میں اول النبیین اور بعثت میں آخر النبیین ہونے کی روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" وَمِنْ فَضَائِلِهِ أَنَّ النَّاسَ نَهَاهُمُ اللَّهُ عز وجل أَنْ يُخَاطِبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِاسْمِهِ، وَأَخْبَرَ عَنْ سَائِرِ الْأُمَمِ أَنَّهُمْ كَانُوا يُخَاطِبُونَ أَنْبِيَاءَهُمْ وَرُسُلَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، كَقَوْلِهِمْ: {يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ}، وَقَوْلِهِ: {يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ} ، وَ {يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا} ، وَ {يَا صَالِحُ ائْتِنَا}، وَقَالَ: {لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا}، فَنَدَبَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى تَكْنِيَتِهِ بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ؛ تَرْفِيعًا لِمَنْزِلَتِهِ، وَتَشْرِيفًا لِمَرْتَبَتِهِ، خَصَّهُ اللَّهُ بِهَذِهِ

الْفَضِيلَةِ مِنْ بَيْنِ رُسُلِهِ، وَأَنْبِيَائِهِ"

نبی کریم ﷺ کے فضائل مبارکہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے مخلوق کو اس بات سے منع فرمادیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو نام سے پکاریں اور پچھلی تمام امتوں کے بارے میں خبر دی کہ وہ اپنے انبیاء اور رسل کو ان کے ناموں سے پکارا کرتے تھے تو رب تعالیٰ نے آپ کے بلند مقام اور عالی مرتبت کے پیشِ نظر ان کو اس فضیلت سے خاص فرمایا۔

اسی طرح ایک مقام پر سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" وَمِنْ فَضَائِلِهِ صلى الله عليه وسلم: أَنَّ اللَّهَ عز وجل فَضَّلَ مُخَاطَبَةَ الْمُتَقَدِّمِينَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَشْرِيفًا لَهُ، وَإِجْلَالًا، وَذَلِكَ أَنَّ غَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَمِ كَانُوا يَقُولُونَ لِأَنْبِيَائِهِمْ وَرُسُلِهِمْ: رَاعِنَا سَمْعَكَ، فَنَهَى اللَّهُ عز وجل هَذِهِ الْأُمَّةَ أَنْ يُخَاطِبُوا رَسُولَهُمْ بِهَذِهِ الْمُخَاطَبَةِ الَّتِي فِيهَا مَغْمَزٌ وَضَعَةٌ، وَذَمَّهُمْ أَنْ يَسْلُكُوا بِنَبِيِّهِمْ ذَلِكَ الْمَسْلَكَ، فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا}[19] "

نبی کریم ﷺ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ رب تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تشریف کے پیشِ نظر آپ سے قبل متقدمین کے اندازِ خطاب سے آپ کو جدا فرمایا، وہ اس طرح کہ ما قبل امتیں اپنے انبیاء و رسل کو "رَاعِنَا سَمْعَكَ" کہہ کر مخاطب کیا کرتے تو رب تعالیٰ نے اس امت کو ان تمام الفاظ کے ساتھ اپنے نبی ﷺ کو مخاطب کرنے سے منع فرمایا جن میں بے ادبی کا شائبہ ہو۔

اسی طرح امام ابو نعیم اصفہانی نے ایک مقام پر ایک روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" وَمِنْ فَضَائِلِهِ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عز وجل قَرَنَ اسْمَهُ بِاسْمِهِ فِي كِتَابِهِ عِنْدَ ذِكْرِ طَاعَتِهِ، وَمَعْصِيَتِهِ، وَفَرَائِضِهِ، وَأَحْكَامِهِ، وَوَعْدِهِ، وَوَعِيدِهِ[20] "

نبی کریم ﷺ کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ قرآن مجید میں ملادیا جہاں اپنی اطاعت ومعصیت اور فرائض واحکام اور وعد و وعید کا ذکر فرمایا۔

پھر اس کے بعد متعدد آیاتِ کریمہ ذکر فرمائیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

" أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ[21]"

تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

" أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ[22] "

اگر تم ایمان لانے والے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

" وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ[23] "

اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ پاک رحم فرمائے گا۔

" إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ[24] "

ایمان لانے والے وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔

" اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ[25] "

تم اللہ اور اس کے رسول کی مانو۔

" وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ[26] "

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔

اسی طرح ایک مقام پر امام ابو نعیم اصفہانی نے اپنی سند سے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" وَمِنْ فَضَائِلِهِ: أَنَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام كَانُوا يَدْفَعُونَ وَيَرُدُّونَ عَنْ أَنْفُسِهِمْ مَا قَرَفَهُمْ بِهِ مُكَذِّبُوهُمْ مِنَ السَّفَهِ، وَالضَّلَالِ، وَالْكَذِبِ، وَتَوَلَّى اللَّهُ عز وجل ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم[27] "

حضور ﷺ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کے جھٹلانے والے کفار جو تہمت لگاتے تو وہ اس تہمت کا خود ہی جواب ارشاد فرماتے اور اپنے آپ کا اس سے بری الذمہ ہونے کو بیان فرماتے مثلاً گمراہی، جھوٹ (معاذ اللہ)

جبکہ اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کی شان خود بیان فرماتے ہوئے آپ پر لگائے گئے تہمتوں کا بذاتِ خود جواب ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد امام ابو نعیم نے قرآنِ مجید سے بہت ساری امثلہ دے کر اس بات کو خوب واضح فرمایا جیسا کہ قرآنِ مجید میں قومِ نوح کے بارے میں فرمایا گیا کہ قومِ نوح نے کہا:

" إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ[28] "

بے شک ہم آپ کو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں (معاذ اللہ)

اس پر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنا دفاع کرتے ہوئے جواب دیا:

" يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَٰلَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ[29] "

اے میری قوم! میں کسی بھی گمراہی کا شکار نہیں ہوں لیکن میں تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے رسول ہوں۔

اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کو قوم نے کہا:

" إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ[30] "

بیشک ہم آپ کو سفاہت میں دیکھتے ہیں۔

اس پر حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی طرف منسوب غلط بہتانوں کی نفی کرتے ہوئے فرمایا:

" يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ[31] "

اے میری قوم! میں کسی قسم کی سفاہت کا شکار نہیں ہوں۔

اسی طرح فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا:

" إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَى مَسْحُورًا[32] "

اے موسیٰ! بے شک مجھے آپ کے بارے میں گمان ہے کہ آپ پر جادو ہوا ہے۔

جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا[33] "

اے فرعون! میرے گمان کے مطابق تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے قرآنِ مجید کا عام محاورہ ہے کہ جہاں کفار کا نبی کریم ﷺ پر طرح طرح کے بہتانات کا تذکرہ ہے تو وہیں پر رب تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کی خاطر بذاتِ خود جواب دینے کا بھی تذکرہ ہے۔ جیسا کہ جب کفار نے نبی کریم ﷺ پر (معاذ اللہ) مجنون ہونے کا بہتان باندھ کر گستاخی کی تو رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی پاکی کو بیان فرماتے ہوئے فرمایا:

" مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ[34] "

اے حبیب! آپ اپنے رب کی نعمت سے مجنون نہیں ہیں۔

جب حضور ﷺ پر (معاذ اللہ) شاعر ہونے کا بہتان لگایا گیا تو رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی پاکی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ[35] "

نہ ہم نے اپنے حبیب کو شعر سکھائے اور نہ ان کے مناسب تھے۔

اسی طرح فرمایا:

" مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى[36] "

تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو جادو، کہانت، جنون وغیرہ ہر اس عیب سے بری فرمایا جو کفارِ مکہ آپ ﷺ کی طرف جھوٹا منسوب کرتے تھے جیسا کہ فرمایا:

" أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ[37] "

تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے۔

اسی طرح جب کفار نے (معاذ اللہ) نبی کریم ﷺ کا مذاق اڑانے کی گستاخی کرتے ہوئے کہا:

" هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَى رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ[38] "

اور کافر بولے کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتا دیں جو تمہیں خبر دے کہ جب تم پرزے ہو کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ[39] "

بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

اسی طرح ایک مقام پر امام ابو نعیم اصفہانی جناب نبی کریم ﷺ اور حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" وَمِنْ فَضَائِلِهِ: أَنَّ اللَّهَ خَاطَبَ دَاوُدَ عليه السلام بِأَنْ لَا تَتَّبِعِ الْهَوَى، فَقَالَ: {يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ، فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ، وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ} ، وَأَخْبَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ أَنْ أَقْسَمَ بِمَسَاقِطِ النُّجُومِ، وَطَوَالِعِهَا، وَنُزُولِ الْقُرْآنِ، وَمَوَاقِعِهِ أَنَّهُ لَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى، فَقَالَ: {وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى}

[النجم: 3] ؛ تَبْرِئَةً لَهُ، وَتَنْزِيهًا عَنْ مُتَابَعَةِ الْهَوَى[40] "

نبی کریم ﷺ کے فضائل میں سے ایک بہت بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت داؤد علیہ السلام سے خطاب فرمایا تو یوں کہا کہ آپ خواہشات کی پیروی نہ کرنا جبکہ اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں تاروں کے نکلنے کی جگہوں، نزولِ قرآن اور مواقع قرآن کی عظیم الشان قسمیں یاد کرنے کے بعد اپنے حبیب ﷺ کو اتباعِ خواہشات سے پاک بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے حبیب ﷺ اپنے خواہشات سے نہیں بولا کرتے۔

۴۔ امام ابو نعیم اصفہانی بعض مقامات پر روایت میں مذکور الفاظ کی شرح بھی فرماتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ کو چھ چیزوں کے ذریعے باقی انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی، اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" قَالَ - يَعْنِي الزُّهْرِيَّ - وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ عز وجل جَمَعَ لَهُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ وَالْأَمْرَيْنِ، أَوْ نَحْوَهُ[41]"

امام زہری نے فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی کہ جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے امورِ کثیرہ عطا فرمائے جو آپ سے پہلے کتب میں لکھی جاچکی تھیں۔

۵۔ امام ابو نعیم بعض مقامات پر کوئی حدیث پاک ذکر کرنے کے بعد اس کی سند پر بھی کلام کرتے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا

" قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَرَائِبِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ، لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، تَفَرَّدَ بِهِ الرَّبِيعُ بْنُ النُّعْمَانِ، وَبِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ، عَنْ سُهَيْلٍ، وَفِيهِ لِينٌ[42]"

شیخ نے فرمایا کہ یہ حدیث امام سہیل کی حدیث کے غرائب میں سے ہے، میرے علم کے مطابق سوائے اس ایک سند کے کسی نے بھی اس کو مرفوعاً روایت نہیں کیا، ربیع بن نعمان اور اس کے علاوہ دیگر رواۃ اس روایت میں امام سہیل سے متفرد ہیں اور اس سند میں کمزوری ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا الْحَدِيثُ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ[43] "

شیخ نے فرمایا کہ یہ وہ حدیث ہے جس میں معاذ بن محمد متفرد ہیں۔

٦۔ امام ابو نعیم بعض مقامات پر کسی روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کے دیگر طرق اور اسانید کا ذکر بھی بالاختصار فرماتے ہیں جیسا کہ ایک روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ سَعِيدٍ[44]"

اس کو عبداللہ بن بشیر نے احمد بن محمد بن عبدالعزیز سے روایت کیا اور انہوں نے عامر بن سعید کا ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح ایک مقام پر ایک روایت کو اپنی سند سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" حَدَّثَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ جَعْفَرٍ مِثْلَهُ[45] "

اس کو احمد بن حنبل نے یسار بن حاتم سے، انہوں نے جعفر سے اس کی مثل روایت کیا۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ایک روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

" رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[46] "

اس کو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس سے روایت کیا۔

۷۔ اگر متن میں الفاظ کی کمی بیشی ہو یا کسی لفظ میں شک ہو تو امام ابو نعیم اس کو بھی بیان کر دیتے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا:

"وَاغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوِ الصُّفْرَةِ - شَكَّ هَمَّامٌ –[47] "

درج بالا الفاظ میں ہمام (راوی) کو شک ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلامی علمی روایت میں دلائل کی حیثیت بنیاد کی سی ہے، خاص طور پر نبوت کے اثبات میں۔ حافظ ابو نعیم اصفہانیؒ کی کتاب دلائل النبوۃ اس حوالے سے ایک اہم اور مستند ماخذ ہے جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت، عظمت اور مقام کو قرآنی آیات، صحیح احادیث اور عقلی استدلال کی روشنی میں مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے اسلوب میں قرآنی بنیادوں پر فصل وار ترتیب، روایت کے ساتھ اس کی شرح، سند پر تنقید، الفاظ کی وضاحت، اور دوسرے محدثین کے اقوال کی روشنی میں استدلال کا منفرد منہج اپنایا گیا ہے۔ امام ابو نعیم نے نبی کریم ﷺ کے فضائل کو نہایت موثر اور احترام بھرے انداز میں بیان کیا، حتیٰ کہ انہوں نے دوسرے انبیاء کے ساتھ تقابلی انداز میں حضور ﷺ کے فضائل کی توضیح کی۔ یہ مقالہ دلائل النبوۃ کے منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے تاکہ اس عظیم تصنیف کی علمی افادیت اور مقام کو اجاگر کیا جا سکے۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1] الجرجانی، علی بن محمد، کتاب التعریفات، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1983ء، ص104
al-Jurjānī, ʻAlī ibn Muḥammad, Kitāb al-Taʻrīfāt, Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, Bayrūt, 1983, p. 104.

[2] ایضاً
Ibid

[3] سیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم، مکتبۃ الآداب، القاہرہ، مصر، 2004ء، ص77
al-Suyūṭī, ʻAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, Muʻjam Maqālīd al-ʻUlūm fī al-Ḥudūd wa al-Rusūm, Maktabat al-Ādāb, al-Qāhirah, Miṣr, 2004, p. 77.

[4] ذہبی، محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1998ء، ج3، ص195
al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, Tadhkirat al-Ḥuffāẓ, Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, Bayrūt, 1998, vol. 3, p. 195.

[5] ایضاً
Ibid

[6] ایضاً

Ibid

[7] ذھبی، محمد بن احمد، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1985ء، ج17، ص458

al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, Siyar A‘lām al-Nubalā’, Mu’assasat al-Risālah, Bayrūt, 1985, vol. 17, p. 458.

[8] ایضاً

Ibid

[9] ذھبی، محمد بن احمد، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1985ء، ج17، ص458

al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, Siyar A‘lām al-Nubalā’, vol. 17, p. 458.

[10] ایضاً، ج17، ص459

Ibid, vol. 17, p. 459.

[11] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، دار ھجر للطباعۃ، بیروت، 1997ء، ج15، ص674

Ibn Kathīr, Ismā‘īl ibn ‘Umar, al-Bidāyah wa al-Nihāyah, Dār Hijr li al-Ṭibā‘ah, Bayrūt, 1997, vol. 15, p. 674.

[12] ابنِ خلکان، احمد بن محمد، وفیات الأعیان و أنباء أبناء الزمان، دار صادر، بیروت، 1994ء، ج1، ص91

Ibn Khallikān, Aḥmad ibn Muḥammad, Wafayāt al-A‘yān wa Anbā’ Abnā’ al-Zamān, Dār Ṣādir, Bayrūt, 1994, vol. 1, p. 91.

[13] اصفہانی، احمد بن عبد اللہ، دلائل النبوۃ، ص39

Iṣfahānī, Aḥmad ibn ‘Abd Allāh, Dalā’il al-Nubuwwah, p. 39.

[14] ایضاً

Ibid

[15] ایضاً

Ibid

[16] ایضاً

Ibid

[17] ایضاً

Ibid

[18] ایضاً

Ibid

[19] ایضاً، ص43

Ibid, p. 43.

[20] ایضاً، ص46

Ibid, p. 46.

[21] النساء، ۵۹

al-Nisā’, 4:59

[22] الأنفال، ۱

al-Anfāl, 8:1

[23] التوبۃ، ۷۱

al-Tawbah, 9:71

[24] النور، ۶۲

al-Nūr, 24:62

[25] الانفال، ۲۴

al-Anfāl, 8:24

[26] النساء، ۱۴

al-Nisā', 4:14

[27] اصفہانی، احمد بن عبد اللہ، دلائل النبوۃ، ص44

Iṣfahānī, Aḥmad ibn ‘Abd Allāh, Dalā' il al-Nubuwwah, p. 44.

[28] الاعراف، ۶۰

al-A‘rāf, 7:60

[29] الا ایضاً، ۶۱

Ibid, 7:61

[30] الا ایضاً، ۶۶

Ibid, 7:66

[31] الا ایضاً، ۶۷

Ibid, 7:67

[32] الاسراء، ۱۰۱

al-Isrā', 17:101

[33] ایضاً، ۱۰۲

Ibid, , 17:102

[34] القلم، ۲

al-Qalam, 68:2

[35] یس، ۶۹

Yāsīn, 36:69

[36] النجم، ۲

al-Najm, 53:2

[37] هود، ۱۷

Hūd, 11:17

[38] سبأ، ۷

Saba', 34:7

[39] ایضاً، ۸

Ibid, 34: 8

[40] اصفہانی، احمد بن عبد اللہ، دلائل النبوۃ، ص44

Iṣfahānī, Aḥmad ibn ‘Abd Allāh, Dalā' il al-Nubuwwah, p. 44.

[41] ایضاً، ص67

Ibid, p. 67

[42] ایضاً: ص68

Ibid, p. 68

[43] ایضاً، ص219

Ibid, p. 219

[44] ایضاً: ص130

Ibid, p. 130

[45] ایضاً: ص191

Ibid, p. 191

[46] ایضاً، ص232

Ibid, p. 232

[47] ایضاً: ص225

Ibid, p. 225